Regd. S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
المصلح
فی پرچہ ۱؍
جمعہ
۲۶ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر:- عبد القادر بی - اے

جلد ۶ | ۴ فتح ۱۳۳۲ھ - ۴ دسمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۰۴

ایران اور برطانیہ کے درمیان سفارتی تعلقات عنقریب بحال ہو جائیں گے
مجلس نے حکومت کے فیصلے کی توثیق کر دی

تہران ۳ دسمبر ایرانی مجلس کے ایک ترجمان نے کل اعلان کیا کہ مجلس نے برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال کرنے کے متعلق حکومت ایران کے فیصلے کی توثیق کر دی ہے۔ کل رات مجلس میں جب یہ معاملہ زیر بحث آیا تو تین گھنٹے کی بحث و تمحیص کے دوران میں مجلس کے صرف دو اراکین نے برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال کرنے کے فیصلے کی مخالفت کی۔ اس سلسلے میں برطانیہ کی طرف سے جو مراسلہ آیا ہوا تھا۔ وزیر اعظم جنرل فضل اللہ زاہدی نے کل ایک خصوصی اجلاس میں ایران کے سیاسی اور تجارتی لیڈروں سے اس کے متعلق مشورہ کیا اس کے علاوہ انہوں نے ایک اور اجلاس میں اس بارے میں حکومت کے افسران اور مجلس کے بعض ممبروں کے خیالات بھی معلوم کئے۔ تیل بورڈ کے سابق صدر مسٹر حسین مکی اب بھی اس بات کے شدت سے حامی ہیں کہ جب تک تیل کا مسئلہ پوری طرح طے نہ ہو جائے برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال نہ کئے جائیں۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۹ دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا "صحت ویسی ہی ہے گلا بھی خراب ہے اور پیٹ میں بھی تکلیف ہے۔ دوائیوں سے کچھ افاقہ تو ہوا ہے۔ لیکن تکلیف تا حال موجود ہے۔" احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

اگر کمیونسٹ اپنے مطالبے پر اصرار کرتے رہے تو کوریا کی سیاسی کانفرنس کی تجویز ہمیشہ کے لئے ترک کر دی جائیگی
روس کو غیر جانبدار ملک کی حیثیت میں شریک کرنے کے مطالبہ پر کمیونسٹوں کو امریکہ کا انتباہ

پن من جوم ۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے کوریا کے کمیونسٹوں کو تنبیہ کی ہے۔ کہ اگر انہوں نے مجوزہ سیاسی کانفرنس میں روس کو غیر جانبدارانہ حیثیت سے شریک کرنے پر اصرار کیا۔ تو ہو سکتا ہے کہ یہ کانفرنس کبھی بھی منعقد نہ ہو سکے۔

آج صبح امریکی نمائندہ مسٹر آرتھر ڈین نے کمیونسٹوں سے ابتدائی بات چیت کے دوران میں اس کا اعلان کیا آپ نے کہا اگر کمیونسٹوں نے اس مطالبہ پر اپنا اصرار جاری رکھا کہ روس کو ایک غیر جانبدار ملک تصور کرتے ہوئے سیاسی کانفرنس میں شریک کیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ کانفرنس کا خیال ہمیشہ کے لئے ترک کر دینا پڑے کیونکہ امریکہ کسی صورت میں بھی کمیونسٹوں کا یہ مطالبہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔

رجعت پسند ملائیت مسلمانوں کی پستی کا موجب ہے،
گورنر جنرل پاکستان کا اعلان

انقرہ ۳ دسمبر۔ ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے یہاں اپنی آمد کے دوسرے روز (۲۹ نومبر) انقرہ کے دو ممتاز ترین اداروں یعنی ترکی کی فوجی اکیڈیمی اور انقرہ یونی ورسٹی کا معائنہ کیا۔ فوجی اکیڈمی میں کیڈیٹوں نے جسمانی تربیت کا مظاہرہ کیا۔ یہاں پاکستان اور ترکی کے پرچم پہلو بہ پہلو لہرا رہے تھے۔ قائد اعظم اور اتاترک کی تصاویر کے نیچے اردو میں لکھا ہوا تھا برادرانہ تعلقات رکھنے والی دو قوموں کے عظیم المرتبت معمار ورزش کے بعد کیڈٹ زمین پر "پاکستان زندہ باد" کے الفاظ کی صورت میں لیٹ گئے۔ انہوں نے متعدد بار پاکستان زندہ باد اور گورنر جنرل زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔ مسٹر غلام محمد نے انقرہ یونی ورسٹی کے پروفیسروں سے خطاب کرتے ہوئے نظریاتی اور سائنسی علوم میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ موصوف نے کہا کہ ترکی اور پاکستان دونوں میں اعلےٰ سائنسی اور فنی علوم رکھنے والے افراد کی سخت ضرورت ہے۔ ترقی اس وقت تک مستحکم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ علم و محنت پر مبنی نہ ہو۔ انہوں نے یونیورسٹی کے عملہ سے خطاب [illegible] کے بعد اقتصادیات، زراعت، طب اور دینیات کے شعبوں کے صدر معلمین سے فرداً فرداً گفتگو کی۔ ترکی میں شعبۂ دینیات کو شعبہ الٰہیات کہا جاتا ہے۔ شعبہ الٰہیات کے صدر معلم نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ان کے شعبہ میں اسلام کے اولین اصولوں کی تعلیم دینے کا کام جاری ہے۔ مسٹر غلام محمد نے کہا کہ مسلمانوں کی پستی کے دو خاص اسباب تھے۔ اول شخصی حکومت اور جاگیردارانہ نظام۔ اور دوسرے رجعت پسند ملائیت۔

اٹلی سمالی لینڈ کو اپنے قبضہ میں رکھنا نہیں چاہتا

ہیڈ کوارٹر اقوام متحدہ (نیویارک) ۲ دسمبر اٹلی نے اس قسم کی خبروں کی پرزور تردید کی ہے کہ اٹلی سمالی لینڈ کو غیر معین عرصہ کیلئے اپنے قبضہ میں رکھنے کے منصوبے باندھ رہا ہے۔ سمالی لینڈ کے اطالوی سیکرٹری جنرل نے اقوام متحدہ کی کمیٹی میں کل بہر اصرار کا اعلان کیا۔ کہ اٹلی معاہدہ انتداب کی ایک ایک دفعہ کو پورا کرے گا۔

آغا خاں اپنی پلاٹینم جوبلی منانے کے لئے ۱۵ جنوری کو کراچی پہونچیں گے

کراچی ۳ دسمبر۔ آئندہ ماہ کراچی میں اسمٰعیلی فرقہ کے امام ہز ہائی نس آغا خاں کی پلاٹینم جوبلی پوری شان و شوکت سے منائی جا رہی ہے آغا خاں ۱۵ جنوری کو دس روز کے لئے کراچی آئیں گے موصوف ۶ روز تک سرکاری مہمان کی حیثیت سے قیام کریں گے۔ ان کی پلاٹینم جوبلی پر خوجوں کی طرف سے تقریباً ۴ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ آغا خاں جم خانہ اور دوسرے مقامات پر جوبلی کی تقریبات ہوں گی ان تقریبات کے لئے انتظامات ابھی سے شروع کر دیئے گئے ہیں۔

سیدہ شاہ محمد صاحب جاکرتہ سے سنگاپور پہنچ گئے
آپ سیلون ہوتے ہوئے پاکستان تشریف لائیں گے

سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا پاکستان واپس آنے کے لئے ۲۹ نومبر کو جاکرتہ سے روانہ ہو کر بخیر و عافیت سنگاپور پہنچ چکے ہیں الحمد للہ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ وہاں سے ۳ دسمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز سیلون روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں آپ پاکستان آنے سے قبل ایک ہفتہ قیام کریں گے۔ جب آپ ۲۹ نومبر کو جاکرتہ سے سنگاپور پہنچے تو احباب جماعت نے ہوائی اڈے پر نہایت گرمجوشی سے آپ کا استقبال کیا۔ مشن ہاؤس میں آپ نے احباب جماعت اور احمدی مستورات سے خطاب کرتے ہوئے دیگر بیش قیمت نصائح کے علاوہ انہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد یاد دلایا۔ اور اس امر پر زور دیا کہ ہمیں خود نمونہ بنکر اپنے عمل سے تبلیغ کرنی چاہئیے۔

احباب آپ کی وہاں سے بخیر و عافیت روانگی اور واپسی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں۔

مالٹا کو ڈومینین کا درجہ دینے کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا

لندن ۳ دسمبر۔ برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر نو آبادیات نے بتایا کہ برطانوی حکومت نے وزیر اعظم مالٹا کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا ہے کہ مالٹا کو ڈومینین کا درجہ دیدیا جائے البتہ برطانیہ کے قریبی جزائر مثلاً شمالی آئرلینڈ وغیرہ کو جو حیثیت حاصل ہے وہ ہم مالٹا کو بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔

کمیونسٹ چینی فوج کی آسام کی سرحد کی طرف پیشقدمی

کلکتہ ۳ دسمبر۔ آج اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چینی فوجیں تبت سے آسام کی سرحد کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی تبت کے صوبے کھاٹ کے فسادات فرو کرنے کے لئے چینی فوجیں یہ نقل و حرکت کر رہی ہیں۔ [illegible] شمالی بنگال کے مقام کالمپونگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تبت کے صوبے میں فسادات اس وقت شروع ہوئے جب چینی حکام نے مقامی لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے پرائیویٹ ہتھیار حکام کے حوالے کریں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں نے چینی فوج پر حملہ کیا۔ اور اس کی امداد کے لئے کمک بھیجی جا رہی ہے۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۴؍ فتح ۱۳۳۴ ہش

تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز

۲۷؍ نبوت (نومبر) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ سال تحریک جدید کے دور ثانی کے دفتر اول کا سال اول اور دفتر دوم کا سال دہم ہے۔ جیسا کہ احباب المصلح کی گزشتہ دو اشاعتوں سے معلوم کر چکے ہونگے اس موقعہ پر جبکہ تحریک جدید کا انیس سالہ پہلا کامیاب دور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ختم ہو رہا تھا۔ اور ایک نئے دور کی ابتدا کی جا رہی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہائت پُر معارف اور لطیف انداز میں اس بابرکت اور مقدس تحریک کی اہمیت اور اس سے وابستہ بلند مقاصد سے احباب جماعت کو روشناس کرایا۔ اور پھر ان انعامات کا بھی ذکر فرمایا جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہو کر اللہ تعالےٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والوں کے لئے دائمی صورت میں مقدر ہیں۔

حضور نے اس موقعہ پر ہر احمدی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے اس جہاد میں ضرور حصہ لے۔ اور اسلام و احمدیت کی ترقی اور فتح کے لئے جو جنگ تحریک جدید کی شکل میں لڑی جا رہی ہے۔ اس میں مومنانہ جرأت اور اخلاص اور وفاداری کے ساتھ شریک ہو۔

گو ابھی تک حضور کے اس خطبے کی تفصیلات سے ہم آگاہ نہیں ہو سکے۔ تاہم اس سلسلہ میں حضور کے پہلے خطبات اور ارشادات سے معلوم ہوتا ہے۔ اور خود شاہدات اس پر گواہ ہیں کہ تحریک جدید اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک نہائت بابرکت اور مقدس تحریک ہے بلکہ ایک الہامی تحریک ہے۔ جو اس نے اپنے ایک برگزیدہ بندے کے دل پر القا کی۔ اس تحریک کو اللہ تعالےٰ نے اس حد تک اپنی نصرت اور تائید سے نوازا اور مثمر ثمرات حسنہ فرمایا ہے کہ انسانی عقل حیران اور دنگ رہ جاتی ہے۔ جن حالات میں جماعت کے سامنے حضور نے یہ تحریک رکھی تھی۔ ان کی اگر معمولی سی جھلک بھی ذہن میں ہو۔ اور پھر جماعت کے موجودہ حالات کا سرسری سا موازنہ بھی ان سے کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالےٰ کے ایک محبوب کے منہ سے نکلی ہوئی آواز کس طرح خدائی افضال اور انعامات کو جذب کرنے کا موجب ہوئی۔ اور جماعت کے لئے کس طرح اس نے روحانی اور مادی ترقیات کو سمیٹ سمیٹ کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

اس انیس سالہ دور میں محض اس تحریک کے توسط سے جماعت کو جو خدمت اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔ اور جس طرح اس نے چاردانگ عالم میں خدائے واحد کی توحید اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھنڈے گاڑھے ہیں۔ اس کی مثال جماعت کی گزشتہ تاریخ میں تو کیا باستثنا قرن اول مسلمانوں کی ہزار سالہ تاریخ میں بھی ناپید ہے۔ یہ تحریک جدید ہی کا نظام تھا کہ آج ایک نہائت قلیل عرصہ میں اس کے ذریعہ کیا یورپ اور کیا ایشیا اور کیا جزائر اور کیا دوسرے دینی حصے ہر جگہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسلام کا نام پہنچ چکا ہے۔ اور خاص طور پر ان جگہوں میں جہاں الحاد و دہریت اور تثلیث کا سکہ رواں تھا۔ ان میں سے بہت سے اہم مقامات پر مستقل طور پر خدائے واحد کی عبادت کے لئے مسجدیں اور اسلام کی تعلیم و تبلیغ کے لئے باقاعدہ مشن تعمیر ہو چکے ہیں۔ اور بیسیوں نوجوان اپنے وطنوں سے بے وطن ہو کر وہاں توحید کی شمع روشن کئے ہوئے ہیں۔ اور خدا کے آخری زندگی بخش پیغام سے وہاں کے رہنے والوں کو موت کی وادیوں سے گھسیٹ گھسیٹ کر باہر نکال رہے ہیں۔ اور پھر یہ تحریک جدید ہی کا نظام تھا کہ جس کے ذریعہ سینکڑوں نوجوانوں کو اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر خدمت دین کے لئے اپنے آقا کے حضور اپنی زندگیوں کو پیش کر دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور آج ان میں سے ایک بہت بڑی تعداد وطن اور بیرون وطن میں خدمت دین کے مختلف شعبوں میں غیر مشروط طور پر اپنے فرائض بجا لا رہی ہے۔ اور پھر اسی طرح تحریک جدید ہی کا وہ نظام تھا۔ کہ جس کے "مطالبات" کی تعمیل کے نتیجہ میں دعا۔ سادہ زندگی۔ تبلیغ۔ وقف اوقات۔ امانت فنڈ۔ ریزرو فنڈ۔ وقف اولاد۔ وقف جائیداد۔ حلف الفضول۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت۔ بے کاری کا انسداد۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا۔ بچوں کو مرکزی تعلیم دلانا۔ دارالقضا کا قیام اور تمدن اسلامی کا رواج اور اس جیسی دوسری بیسیوں چیزوں کے لئے جماعت کو توفیق ملی۔ اور ان کے ذریعہ جماعت کی روحانی۔ اخلاقی۔ معاشی۔ تمدنی۔ اقتصادی و سیاسی اور علمی حالت روز بروز ترقی کرتی گئی۔

انیس سال کے اس عرصہ میں تحریک جدید کے ذریعہ جماعت نے جو ترقیات حاصل کیں اس سے مومنوں کے ایمان کو تقویت اور قلوب کو سکینت حاصل ہوتی ہے۔ اور انہیں اس یقین میں اور زیادہ پختگی نصیب ہو جاتی ہے۔ کہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں کی مدد فرماتا۔ اور ان کی تائید کرتا ہے۔ تحریک جدید کی کامیابی کو دیکھنے کے لئے اہل بصیرت کے لئے اس میں بھی ایک لطیف سبق آموز نکتہ مضمر ہے۔ کہ ابتلاؤں کے جن طوفانوں میں اس تحریک کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس کے بعد جو بھی نیا دن چڑھتا رہا۔ یہ تحریک اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسی میں بڑھتی ہی چلی گئی۔ اور وہ طوفان روز بروز گھٹتے اور تھمتے ہی گئے۔ اور آج جبکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تحریک اپنا ایک کامیاب دور مکمل کر کے اپنی زندگی کا ثبوت دے رہی ہے۔ وہ طوفان بھی اپنا آخری سنبھالا لے کر ہمیشہ کے لئے اپنی موت پر راضی ہو گئے ہیں۔ اور اب ان کا نام تک لینا بھی کسی کو گوارا نہیں۔

یہ تمام الٰہی نصرتیں اور برکتیں جماعت کو اسی تحریک کے ذریعہ میسر آئیں۔ یہ انہی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ جو جماعت کے دوستوں نے اس تحریک میں شامل ہو کر اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اس کی راہ میں ادا کیں۔ اب جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے کئی خطبات میں اس امر کی وضاحت کر چکے ہیں۔ آئندہ کی برکات اور ترقیات اور ابتلاؤں سے مقابلہ بھی اسی سے وابستہ ہے۔ اور اب نہ صرف تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کا کام ہی اس کے ذریعہ ہوگا بلکہ تمام دنیا کی اصلاح کا مدار اسی پر ہے۔ اور یہی وہ عملی اصول ہیں جن پر چلکر صحیح معنوں میں کسی روحانی اور اسلامی انقلاب کے وقوع پذیر ہونے کا امکان ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج احمدیت سے جس کا بنیادی مقصد اسلامی شریعت کا قیام اور احیائے دین ہے۔ تحریک جدید کے تصور کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ صحیح احمدیت ہے ہی وہی جس کا نقشہ تحریک جدید کی تصویر میں کھینچا گیا ہے۔ تحریک جدید دراصل وہ عملی خطوط ہیں۔ جو احمدیت کے تخیل میں زندگی اور عمل کا وجود ثابت کر رہے ہیں۔ اس کے بغیر اب احمدیت کو پیش کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی ادھوری اور نامکمل چیز کو پیش کر دیا جائے۔

آج اس مبارک تحریک کا انیس سالہ دور کامیابی و کامرانی سے ختم ہو رہا ہے۔ اور خدا کے اولوالعزم خلیفہ نے اس کے نئے سال اور نئے دور کا آغاز فرمایا ہے۔ جماعت کے دوستوں کو اللہ تعالےٰ کے اس فضل و احسان اور انعام پر اس کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنا چاہیئے اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔ اب اس کے شکرانے میں تو اپنے رب کی عبادت کر۔ اور اس کی راہ میں قربانی دے۔ اس سے تو اپنے مقصد میں کامیاب اور تیرے دشمن خائب و خاسر ہوں گے۔ اسی طرح احباب جماعت کو اب اللہ تعالےٰ کی اس بیش بہا نعمت پر اور زیادہ تزکیہ نفوس اور قربانیوں کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ اور انہیں اپنی عملی حالتوں سے دنیا پر واضح کر دینا چاہیئے کہ خدمت دین کے اس میدان میں وہ سب سے زیادہ خوش نصیب خوش بخت اور کامران ہیں۔

آج ان کے پیارے امام نے ایک بار پھر انہیں آواز دی ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ ہر احمدی اس تحریک میں قربانی کے جذبے کے ساتھ آگے آئے۔ اور اسلام کی اشاعت اور تبلیغ دین کے جہاد میں پوری طرح شریک ہو۔ اس نے اپنے قول سے ہی نہیں بلکہ شاندار نمونہ سے دعوت دی ہے۔ کہ آؤ اور دیوانہ وار آؤ کہ آج یہ میدان صرف تمہارے ہی لئے قدرت نے مخصوص کر رکھا ہے۔

مبارک ہیں وہ جو اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ آگے بڑھتے رہے اور خوش نصیب ہیں وہ جو اب بھی صدق و صفا کا نمونہ پیش کریں گے۔ اور اسلام کی اشاعت و ترقی کے لئے اپنے حقیر مال اور جان پیش کر کے صدیقی اور فاروقی اسوہ کی یاد تازہ کریں گے۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلسہ سالانہ کی تقریر

تعلق باللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر جو لطیف تقریر فرمائی تھی اور جس میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور تعلق کی مختلف صورتیں اور ان کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ یہ تقریر "تعلق باللہ" کے عنوان سے طبع ہو رہی ہے۔ جو چند دنوں تک کتابی شکل میں احباب کے سامنے آ جائے گی۔ اس کی قیمت عمدہ سفید کاغذ کی عہ؍ اور عام کاغذ کی صرف ۱۲؍ مقرر کی گئی ہے۔ جو احباب ۸؍ پیشگی ادا کر چکے ہیں۔ ان کی زائد رقم واپس کر دی جائے گی۔ یا عام کاغذ کی وہ دو جلدیں لے سکتے ہیں۔ احباب اور جماعتیں اپنی مطلوبہ تعداد سے جلد مطلع فرمائیں۔ اور جلسہ سالانہ پر یہ کتاب حاصل کر لیں۔

(انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

تربیتِ اولاد کے دس سنہری گُر

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

(۳)

جھوٹ بولنا

تیسری بات اس حدیث میں جھوٹ بولنا بیان کی گئی ہے۔ جسے اسلام نے گویا تیسرے نمبر کا گناہ شمار کیا ہے۔ ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جھوٹ سے اس قدر نفرت تھی۔ اور آپ کے دل میں مسلمانوں کے اندر صداقت اور راست گفتاری کی عادت پیدا کرنے کا اتنا جوش تھا۔ جیسا کہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ آپ جھوٹ کے خلاف نصیحت فرماتے ہوئے جوش کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور بار بار یہ الفاظ دہرائے کہ:۔

الا وقول الزور۔ الا وقول الزور

"یعنی کان کھول کر سن لو۔ ہاں پھر کان کھول کر سن لو۔ کہ اسلام میں شرک اور عقوق الوالدین سے اُتر کر سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔"

دراصل جھوٹ صرف اپنی ذات میں ہی ایک نہایت ذلیل قسم کا گناہ نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے گناہوں کے پیدا کرنے اور ان پر پردہ ڈالنے کی ایک گندی مشینری بھی ہے۔ جو لوگ جھوٹ بولنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ فوراً جھوٹ بول کر اپنے گناہوں کو چھپا جاتے ہیں۔ اور اس طرح انہیں آئندہ گناہ کرنے کے لئے مزید دلیری پیدا ہوتی ہے۔ اور گناہ کا ایک ایسا ناپاک چکر قائم ہو جاتا ہے۔ کہ اس میں پھنس کر کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا۔ اسی لئے ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب ایک دفعہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی شخص نے پوچھا۔ کہ یا رسول اللہ میں کمزور ہوں۔ اور یک لخت سارے گناہوں پر غلبہ پانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ مجھے فی الحال کوئی ایک گناہ ایسا بتا دیں۔ جسے میں فوراً چھوڑ دوں۔ آپ نے بے ساختہ فرمایا۔ "جھوٹ چھوڑ دو۔" اور چونکہ اس کے بعد وہ اپنے گناہوں پر پردہ نہیں ڈال سکتا تھا۔ اسی لئے اسی زریں ارشاد کی برکت سے وہ شخص گویا ایک ہی قدم میں سارے گناہوں پر غلبہ پا گیا۔ پس احمدی ماؤں کا یہ ایک مقدس فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں میں جھوٹ سے ایسی نفرت پیدا کریں۔ کہ خواہ کتنا ہی نقصان ہو۔ یا کتنا ہی لالچ دیا جائے ان کے بچے ہمیشہ ایک مضبوط چٹان کی طرح سچ پر قائم رہیں۔ یہ ایک ایسا بنیادی خُلق ہے جو بچے کے کیریکٹر کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اور سچ بولنے والے بچے کا سر کبھی نیچا نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر موقع پر اور ہر مجلس میں بلند رہتا ہے۔ حق یہ ہے کہ احمدیت اور سچ بولنا ہم معنی الفاظ ہونے چاہئیں۔ اور ایک شخص کا احمدی ہونا اس بات کی ضمانت سمجھی جانی چاہیئے۔ کہ وہ خود مٹ جائے گا۔ اپنے جان و مال کو مٹا دے گا۔ اپنے اہل و عیال سے دستکش ہو جائے گا۔ مگر جھوٹ کا کلمہ کبھی زبان پر نہیں لائے گا۔ کاش ایسا ہی ہو۔ اور کاش احمدیت اور صداقت ہماری لغت میں مترادف الفاظ بن جائیں۔

اولاد کے لئے ماں باپ کی دعائیں

یہاں تک میں نے صرف ظاہری اسباب کے لحاظ سے اسلامی تربیت کا خلاصہ پیش کیا لیکن چونکہ ہر ظاہری نظام کے مقابل پر ایک باطنی اور روحانی نظام بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کمال شفقت سے اس باطنی اور روحانی نظام کی طرف بھی اپنی امت کو توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

ثلاث دعوات مستجاب لھن لا شک۔

دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر و دعوۃ الوالد لولدہٖ

"یعنی تین دعائیں خدا کے فضل سے ضرور قبول ہوتی ہیں۔ اول مظلوم شخص کی دعا جو اپنے ظلموں سے تنگ آکر خدا کو پکارتا ہے دوسرے مسافر کی دعا جو وہ سفر کی پریشانیوں اور کوفتوں میں گھرے ہوئے خدا کے حضور کرتا ہے۔ اور تیسرے ماں باپ کی دعا جو وہ اپنے بچوں کی بہتری کے لئے تڑپ تڑپ کر کرتے ہیں۔"

حق یہ ہے۔ کہ ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں اکسیر کا رنگ رکھتی ہے۔ کیونکہ دعا کی قبولیت کے لئے جس قسم کے قلبی جذبہ اور ذہنی کیفیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ماں باپ کی دعاؤں میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ پس تربیت کے ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کے علاوہ اسلام یہ زریں ہدایت بھی فرماتا ہے۔ کہ ماں باپ کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کے لئے ہر وقت دعائیں کرتے رہیں۔ اور ان کے لئے خدا کے آستانہ پر گرے رہ کر دین و دنیا کی حسنات کے طالب ہوں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ کوئی دیندار ماں اپنی اولاد کے لئے دعا مانگنے میں غفلت سے کام لیتی ہو۔ لیکن اگر کوئی ماں ایسی ہے۔ تو اس سے بڑھ کر شقاوت اور محرومی میرے خیال میں نہیں آسکتی۔ کاش احمدی مائیں دعا کی قدر اور دعا کی طاقت کو پہچانیں۔ اور اس روحانی نسخہ کے ذریعہ اپنے بچوں کی دین و دنیا کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ یہ نسخہ بہت مجرب اور بہت پرانا ہے۔ اور سارے نبیوں اور سارے ولیوں کا آزمایا ہوا ہے۔ پس:۔

"اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

تربیتِ اولاد کے دس سنہری گُر

خلاصۂ کلام یہ کہ بچوں کی صحیح تربیت کے لئے اسلام مندرجہ ذیل بنیادی باتوں کا تاکیدی حکم دیتا ہے:۔

(اول) مسلمان مرد دیندار اور با اخلاق بیویوں سے شادیاں کریں۔ تاکہ نہ صرف ان کا گھر ان کی اپنی زندگی میں جنت کا نمونہ بنے بلکہ اولاد کے لئے بھی نیک تربیت اور نیک نمونہ میسر آنے سے دائمی برکت کا دور قائم ہو جائے۔

(دوم) ہر عورت خود بھی دیندار بنے اور دین کا علم سیکھے۔ اور پھر دین کے احکام کے مطابق اپنا عمل بنائے۔ تاکہ وہ گھر کی چار دیواری میں دین کا چرچا رکھے۔ دین کی تعلیم دینے اور دین کے مطابق عملی نمونہ پیش کرنے کے ذریعہ اپنے بچوں کی زندگیوں کو بچپن سے ہی دینداری اور نیکی کے رستہ پر ڈال سکے۔ اچھی اولاد کے لئے اچھی ماں کا وجود ایک بالکل بنیادی چیز ہے۔ اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ کاش دنیا اس حقیقت کو سمجھے۔

(سوم) بچوں کی تربیت کا آغاز اس کی ولادت کے ساتھ ہی ہو جانا چاہیئے۔ اور خواہ وہ بظاہر ماں باپ کی بات سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ بلکہ خواہ وہ بظاہر اپنی آنکھیں اور کان استعمال کر سکیں یا نہ کر سکیں۔ ماں باپ کو یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ ہمارے ہر فعل کو دیکھ رہے اور ہمارے ہر قول کو سن رہے ہیں۔ اسلام نے بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کے کان میں اذان دلا کر اسی نفسیاتی نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(چہارم) ماؤں کا فرض ہے کہ بچپن میں ہی اپنے بچوں کے دلوں میں ایمان بالغیب کا تصور راسخ کر دیں۔ اور ان کی طبیعت میں یہ بات پختہ طور پر جما دیں۔ کہ اس دنیا کے مشہودی روحانی اور مادی نظام کی حقیقی تاریں ایک پردۂ غیب کے پیچھے سے کھینچی جا رہی ہیں۔ جس کا مرکزی نقطہ خدا ہے۔ اور باقی ارکان فرشتے اور کتابیں اور رسول اور یوم آخر اور تقدیر خیر و شر ہیں۔ جس شخص نے اس نکتہ کو پا لیا۔ اس کے لئے فلسفہ موت و حیات ایک کھلا ہوا منشور بن کر سامنے آجاتا ہے۔

(پنجم) ماؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بچپن سے ہی نماز کا پابند بنائیں۔ کیونکہ عملی زندگی میں نماز خالق اور مخلوق کے درمیان کی وہ کڑی ہے۔ جس سے دل کا چراغ روشن رہتا ہے۔ اور انسان گویا روحانیت کی مخفی تاروں کے ذریعہ خدا کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔ جس ماں نے اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنا دیا۔ اور ان کے دل میں نماز کا شوق پیدا کر دیا۔ اس نے اس کے دین کو ایک ایسے کڑے کے ساتھ باندھ دیا جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ ایسے بچے خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ اور ان کی مائیں خدا کے دائمی سایہ کے نیچے۔ عمل کے میدان میں یہ بچوں کا سبق ہے۔ اور نتائج کے لحاظ سے پوری کتاب درس۔

ششم:۔ ماؤں کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں میں بچپن سے ہی انفاق فی سبیل اللہ اور دین کے لئے خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور ان میں یہ احساس پیدا کر دیں۔ کہ ہر چیز جو انہیں خدا کی طرف سے ملی ہے۔ خواہ وہ مال ہے یا دل و دماغ کی طاقتیں ہیں یا علم ہے۔ یا اوقاتِ زندگی ہیں۔ ان سب میں سے خدا اور جماعت کا حصہ نکالیں۔ اور خصوصاً انہیں بچپن میں ہی اپنے ہاتھ سے چندہ دینے اور غریبوں کی مدد کرنے اور جماعتی کاموں میں اپنے وقت کا حصہ خرچ کرنے کا عادی بنائیں۔ یہ حکم نماز کے بعد اسلام کا دوسرا ستون ہے۔ اور اس کے بغیر کوئی شخص حکومت الٰہی کی لڑی میں پرویا نہیں جا سکتا۔

ہفتم:۔ ماؤں کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں کو ہمیشہ شرکِ خفی کے گڑھے میں گرنے سے ہوشیار رکھیں۔ دنیا کی ظاہری تدبیروں کو اختیار کرنے کے باوجود ان کا دل ہر وقت اس زندہ ایمان سے معمور رہنا چاہیئے۔ کہ ساری تدبیروں کے پیچھے خدا کا ہاتھ کام کرتا ہے اور:۔

وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

(ہشتم) بچوں کو ماں باپ اور دوسرے بزرگوں کا ادب سکھایا جائے۔ خواہ وہ رشتہ دار ہوں۔ یا غیر رشتہ دار اور ہمسایہ ہوں یا اجنبی ادب اسلامی طریقت کی جان ہے۔ اور پھر بچوں کے اندر خصوصیت سے والدین کی اطاعت اور خدمت اور احترام کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اس کی طرف سے غفلت برتنے کو ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں گناہ نمبر ۲ شمار کیا ہے۔

(نہم) ہر احمدی ماں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ بچوں میں سچ بولنے کی عادت پیدا کرے۔ صداقت تمام نیکیوں کا منبع اور جھوٹ تمام بدیوں کا موجد ہے سچ بولنے والا بچہ خدا کا پیارا اور قوم کی زینت اور خاندان کا فخر ہوتا ہے۔ اور قول زور سے بڑھ کر اخلاق میں پستی پیدا کرنے والی اور بدی کے ناپاک انڈوں کو سینے والی کوئی چیز نہیں۔

(دہم) ماں باپ کا فرض ہے۔ کہ ہمیشہ اپنی اولاد کے لئے خدا کے حضور دعا کرتے رہیں۔ کہ وہ انہیں نیکی کے رستہ پر قائم رکھے۔ اور دین و دنیا میں ترقی عطا کرے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

یہ وہ دس بنیادی باتیں ہیں۔ جو اولاد کی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اور یہ وہ بیج ہے۔ جو احمدی ماؤں کے ہاتھوں سے ہر احمدی بچے کے دل میں بویا جانا ضروری ہے۔ ورنہ گو خدا کے رسول تو بہر حال غالب ہو کر رہتے ہیں۔ مگر کم از کم جہاں تک انسانی کوشش اور ظاہری اسباب کا تعلق ہے۔ جماعت کی ترقی ــــ

ایں خیال است و محال است و جنوں

احمدی ماؤں سے دردمندانہ اپیل

پس اے احمدی ماؤ۔ تم پر ایک بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں قوم کے وہ نونہال پلتے ہیں۔ جو آج کے بچے اور کل کے جوان ہیں۔ آج کے بیٹے اور کل کے باپ ہیں۔ آج کے تابع اور کل کے متبوع ہیں۔ آج کے محکوم اور کل کے حاکم ہیں۔ عنقریب ان کے ہاتھوں میں سلسلہ کے کاموں کی باگ ڈور جانے والی ہے۔ پس اپنی اس نازک ذمہ داری کو پہچانو اور اپنے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب انگیز اسوۂ حسنہ

(تقریر مکرم بابو الہ داد صاحب بر موقع جلسہ سیرت النبی منعقدہ احمدیہ ہال کراچی ۲۰ر نومبر ۵۳ء)

(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی۔ ان تمام خوبیوں کی جامع تھی جو ایک مکمل اور مفید انقلاب کا باعث ہو سکتی تھی۔ ان خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ تھی۔ کہ جب آپؐ نے دنیا کو اس انقلاب کی طرف دعوت دینا شروع کی جو اسلام کی تعلیم میں مضمر تھا۔ تو اس سے پہلے آپؐ ایک کافی حصہ زندگی لوگوں میں بسر کر چکے تھے۔ اور وہ زندگی لوگوں کے قلوب میں آپؐ کے لئے ایک خاص عقیدت پیدا کر چکی تھی۔ وہ عقیدت آپؐ کے اقارب کے دلوں میں بھی موجود تھی۔ چنانچہ جب اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو یہ الہامات بخشا۔ کہ آپؐ کو دنیا کی ہدایت پر مامور کیا گیا ہے۔ اور اس ذمہ داری کے پیش نظر آپؐ نے طبعی طور پر ایک گھبراہٹ کا اظہار فرمایا۔ تو آپؐ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بے ساختہ عرض کیا۔ خدا کی قسم اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور صادق القول ہیں۔ اور لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور آپؐ نے گمشدہ اخلاق کو اپنے اندر جمع کیا ہے۔ اور آپؐ مہمان نواز ہیں۔ اور حق کی راہ میں لوگوں کے مددگار ہوتے ہیں۔ ایسی ہی یہ عقیدت آپؐ کے دوستوں کے دلوں میں بھی موجود تھی۔ چنانچہ جب آپؐ کے دوست حضرت ابو بکرؓ نے ایک غیر سے یہ سنا کہ آپؐ نے کوئی دعویٰ فرمایا ہے۔ تو وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے صرف یہ جاننے کی خواہش ظاہر کی کہ آپؐ نے دعویٰ فرمایا ہے یا نہیں۔ اور جب آپؐ نے اثبات میں جواب دیا تو وہیں ایمان لے آئے۔ اسی طرح یہ عقیدت آپؐ کے مخالفین کے دلوں میں بھی موجود تھی۔ چنانچہ نظر بن حارث اسلام کا شدید ترین دشمن تھا۔ مگر ایک موقع پر جب اس نے ایک دوسرے شخص کو یہ کہتے سنا کہ (نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جھوٹا ہے۔ تو وہ بے اختیار یہ کہہ اٹھا۔ کہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم ہی میں ایک چھوٹا سا بچہ ہوتا تھا اور وہ تم سب میں سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والا تھا۔ اور سب سے زیادہ راست گو تھا۔ اور سب سے زیادہ امین تھا۔ اور اس کے متعلق تمہاری یہی رائے رہی۔ حتی کہ وہ تمہارے پاس وہ کچھ لایا۔ جو کہ وہ لایا۔ تو تم یہ کہنے لگے۔ کہ وہ ساحر ہے اور جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم وہ جھوٹا اور ساحر تو ہرگز نہیں۔

۲ دوسری خوبی یہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ایک عبد کی حیثیت میں پیش کیا۔ آپؐ سے پہلے دنیا میں کئی وجودوں کو خدا القین کیا جاتا تھا۔ اور اس سے لازمی طور پر یہ اثر پیدا ہوتا تھا۔ کہ دوسرے لوگ نیکی کی اہلیت نہیں رکھتے۔ جو ان وجودوں میں تھی۔ دنیا کی یہ ایک بہت بڑی محرومی تھی۔ کہ وہ جو آئے ہی اس غرض سے تھے کہ اپنے نمونہ کو دوسروں میں پھیلائیں وہ خود اپنے نمونے کی ترویج میں روک بنا دیئے گئے۔ اس محرومی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو نجات دلائی۔ آپؐ نے ان وجودوں سے کہیں بڑھ کر عظیم الشان اور مکمل تعلیم اور نمونہ پیش فرمایا۔ مگر اس کے باوجود اپنے متعلق یہی فیصلہ بتایا۔ کہ "انما انا بشر مثلکم" میں بھی ایک بشر ہوں۔ اور ساری زندگی اسی کے مطابق بسر فرمائی۔ بلکہ اگر کبھی کسی دوسرے نے آپؐ کو کوئی مافوق البشریت مقام دینا چاہا تو اس کی بھی تردید فرمائی۔ چنانچہ ایک مرتبہ بعض لوگوں نے آپؐ کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ آپؐ کو غیب پر اقتدار حاصل ہے۔ تو آپؐ نے انہیں اس سے منع فرمایا۔ اسی طرح آپؐ کے فرزند حضرت ابراہیمؓ کی وفات پر سورج گرہن ہوا اور بعض لوگوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ آپؐ کے فرزند کی وفات کی وجہ سے تھا۔ تو آپؐ نے اس کی بھی تردید فرمائی۔ اور فرمایا کہ گرہن تو قانون قدرت کا مظہر ہے۔ آپؐ کی اس خوبی کا نتیجہ یہ تھا کہ آپؐ کے متعلق اعتراض کرنے والوں نے یہ اعتراض کیا۔ کہ آپؐ تو دوسروں ہی طرح کے ایک انسان ہیں۔ جو کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے ہیں۔ مگر اس کا ایک عظیم الشان فائدہ یہ ہوا کہ وہ تمام لوگ جو شکوک اور شبہات کی تاریکی میں مبتلا تھے اور مشکلات و مصائب کا شکار رہتے۔ مگر انہیں کوئی دروازہ ایسا نظر نہیں آتا تھا۔ جسے وہ مناسب سمجھیں اور کھٹکھٹائیں اور وہ ان کے لئے کھولا جائے۔ وہ بلا کھٹکے آپؐ کی خدمت میں آتے اور آپؐ کے فیضان سے فیضیاب ہوتے۔ یہاں تک کہ لونڈیاں اور غلام آتے اور آپؐ کی انگلیاں پکڑ کر آپؐ کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ اس کے علاوہ اس خوبی کا ایک اور فائدہ یہ ہوا کہ جب خدا تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعے یہ فرمایا "و لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" کہ تمہارے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے۔ تو آپؐ کا ہر صحابی اس پیغام کو ایک ممکن العمل پیغام سمجھتا تھا۔ چنانچہ مغرب کا ایک مشہور مصنف لکھتا ہے۔ کہ انسانیت کے مختلف طبقوں نے متعدد انسانوں کو مکمل انسان یقین کیا۔ مگر جتنی مکمل پیروی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہے۔ اتنی کسی دوسرے کی نہیں کی گئی۔

۳ تیسری خوبی یہ تھی۔ کہ آپؐ جو دوسروں سے کہتے تھے اس پر خود بھی عمل فرماتے تھے۔ مثلاً آپؐ کے ذریعے جو احکامات دیئے گئے ان میں سے ایک یہ تھا۔ کہ اے لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت بجا لاؤ۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی یہ کیفیت تھی۔ کہ آپؐ کا کوئی وقت عبادت سے خالی بسر نہیں ہوا۔ چنانچہ آپؐ کی عبادات اور دعائیں اور اذکار جو آپؐ مختلف اوقات میں کیا کرتے تھے۔ پوری تفصیل کے ساتھ احادیث میں موجود ہیں۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے۔ کہ آپؐ راتوں کو بھی اتنی عبادت بجا لاتے۔ کہ نماز میں کھڑے کھڑے آپؐ کے پاؤں سوج جاتے۔ اس پر یہ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ۔ آپ کو اتنی عبادت کی کیا ضرورت ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ مطلب یہ تھا کہ جتنا بڑا مقام اور قرب خدا تعالےٰ نے مجھے بخشا ہے اتنا ہی زیادہ مجھ پر اس کی عبادت جو شکر کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ ضروری ہے۔ ایک اور حکم یہ تھا۔ کہ "جاھدوا فی سبیل اللہ" خدا کے رستے میں جہاد کرو۔ یہ جہاد دو قسم کا تھا۔ ایک تو یہ تھا کہ خدا کے رستے کی طرف دانائی اور پسندیدہ وعظ کے ذریعے خدا کی مخلوق کو دعوت دی جاتی اور اس لحاظ سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بہت بڑی جماعت آپؐ ہی کے تبلیغی جہاد کا نتیجہ تھی۔ جہاد کی دوسری قسم یہ تھی۔ کہ ان لوگوں کا جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھانے میں پہل کی تھی تلوار سے مقابلہ کیا جاتا۔ اس لحاظ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بین خصوصیت حاصل تھی۔ چنانچہ غزوۂ حنین میں کفار کے حملے کے مقابلے میں صحابہ کے پاؤں اکھڑ گئے۔ تو اس وقت آپ بدستور میدان میں موجود رہے۔ اور باآواز بلند فرمایا "انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب" میں نبی ہوں اور میں سچا ہوں۔ اور میں ابن عبد المطلب ہوں۔ مطلب یہ تھا۔ کہ تم مجھے شکست نہیں دے سکتے۔ بلکہ میں ہی تم پر غالب آؤں گا۔ اسی طرح ایک اور حکم یہ تھا۔ کہ اپنے عہد کی پابندی کرو۔ اس پر بھی آپؐ کے عمل کا یہ عالم تھا۔ کہ حدیبیہ کے مقام پر جب آپؐ کے اور آپؐ کے مخالفین کے درمیان عہد نامہ لکھا گیا۔ کہ اگر مخالفین کا کوئی آدمی آپؐ کے پاس آئے گا۔ تو آپؐ اسے واپس لوٹا دیں گے۔ مگر آپؐ کا کوئی آدمی مخالفین کے پاس آئیگا تو وہ اسے واپس نہیں لوٹائیں گے ابھی عہد نامے کی سیاہی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ آپؐ کے ایک صحابی مخالفین کے ہاتھوں سے کسی طرح نکل کر وہاں پہنچے۔ اس وقت مصلحت اور جذبات کا تقاضا یہ تھا۔ کہ انہیں پھر ظالموں کے حوالے نہ کیا جاتا۔ مگر جب مخالفین نے اس عہد نامے کا حوالہ دیا۔ تو آپؐ نے اس وقت بھی عہد کے ایفاء کو ترجیح دی۔ ایسا ہی ایک اور حکم یہ تھا۔ کہ جب تمہیں لوگوں میں حکومت کا موقعہ ملے۔ تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ اس حکم کے متعلق آپؐ کی کیفیت یہ تھی۔ کہ جب کسی نے ایک مجرم کی سفارش کی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ اگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرے۔ تو اس کے بھی ہاتھ کاٹے جائیں اسی طرح ایک اور ارشاد یہ تھا۔ کہ دنیا میں اس طرح رہو جیسے ایک مسافر۔ اور اس پر بھی آپؐ کے عمل کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک مغربی مصنف اقرار کرتا ہے۔ "انتہائی فتوحات کی حالت میں بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مٹی کے ایک سادہ گھر میں ویسی ہی سادہ زندگی بسر فرمائی۔ جیسی ابتداء میں بسر فرماتے تھے۔ وہ اکثر اپنے کپڑوں میں خود پیوند لگاتے دکھائی دیتے تھے۔ اور اپنے ملنے والوں سے دور نہیں رہتے تھے۔ آپؐ نے جو ترکہ اپنے پیچھے چھوڑا۔ وہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ اور اسے بھی حکومت کی ملکیت قرار دیا۔ یہی وجہ تھی کہ جب ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپؐ کے اخلاق کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ آپؐ کے اخلاق وہی تھے۔ جو قرآن کریم میں بیان شدہ ہیں۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ وہ جنہیں آپؐ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ یہ ماننے پر مجبور ہوتے چلے گئے۔ کہ آپؐ جس امر کو بطور حق اور صداقت کے پیش فرما رہے تھے۔ وہ واقعی آپؐ کے نزدیک ایک حق اور صداقت تھا۔ اور اسی میں خدا کی مخلوق کی بھلائی تھی۔

۴۔ چوتھی خوبی یہ تھی۔ کہ آپ کی اپیل میں دل دماغ اور روح تینوں کی بیداری کا سامان موجود تھا۔ چنانچہ دماغ کے لحاظ سے آپؐ نے جو عقیدہ بھی پیش فرمایا۔ اس کا دلائل سے ثبوت مہیا فرمایا۔ مثلاً توحید کے متعلق فرمایا "لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا" اگر دو خدا ہوتے تو دونوں کا ارادہ ایک دوسرے سے آزاد ہوتا۔ اور دنیا میں فساد پڑ جاتا۔ اسی طرح نماز کے متعلق فرمایا۔ "ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر"۔ نماز میں حاصل کردہ لطف سے فحش اور منکر سے پرہیز کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

(باقی ہے)

بچوں کی زندگیوں کو ایسے قالب میں ڈھال دو کہ جب ان کا وقت آئے تو وہ آسمان ہدایت پر ستارے بن کر چمکیں تم شاید خود بھی اپنی قدر کو نہیں پہچانتیں مگر تمہارے رسولؐ نے تمہاری قدر کو پہچانا ہے اور تمہیں اپنی محبوب ہستی قرار دیا ہے۔ پس اس عظیم الشان نعمت کی قدر کرو تم محبوب خدا کی محبوب ہو۔ اور اس ذمہ داری کو ادا کرو جو خدا نے تمہارے کندھوں پر ڈالی ہے یہ ذمہ داری بہت بھاری ہے۔ مگر یقین رکھو کہ اس رستہ کے ہر قدم پر خدا کے فضل و رحمت کا سایہ تمہارے سر پر ہو گا۔ ہمارے پیارے رسول اور ...... اس کے مسیح کی پاک دعائیں تمہارے ساتھ ساتھ چلیں گی۔ اے ہمارے خالق و مالک خدا! اے ہمارے آسمانی آقا! اے ہماری کمزور کشتیوں کے کھیون ہار ناخدا! تو ہر احمدی ماں کے دل میں یہ جذبہ پیدا کر دے کہ وہ اپنی اولاد کو تیری ایک مقدس امانت سمجھتے ہوئے اس کی تعلیم و تربیت کو ایسی بنیادوں پر قائم کرے جو تیری رضا اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کا موجب ہو اور تو احمدی بچوں کو بھی یہ توفیق عطا کر کہ وہ اپنی نیک ماؤں کی تربیت کے نقوش کو صالح اور سلیم بچوں کی طرح قبول کریں۔ ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریاتنا قرۃ اعین وجعلنا للمتقین اماما وربنا اتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد۔ آمین یا ارحم الراحمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد آف قادیان حال ربوہ)

اعلان ۔ ضلع وار نظام خدام الاحمدیہ

ضلع وار نظام خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل اضلاع کی مجالس کے لئے قائدین ضلع کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اور مرکز کی طرف سے انہیں منظوری بھجوا دی گئی ہے۔ لہذا اضلاع متعلقہ کی جملہ مجالس اپنے قائدین ضلع سے تعاون فرمائیں۔

نام ضلع	نام قائد
۱۔ ضلع ملتان	چوہدری عبداللطیف صاحب مالک پائنیر ورکس ملتان شہر
۲۔ ضلع سیالکوٹ	چوہدری بشیر احمد صاحب اقبال گھاس منڈی ڈنگسباز ار سیالکوٹ
۳۔ ضلع گوجرانوالہ	میاں عبدالرحمن صاحب صابر سیونگ مشین کمپنی گوجرانوالہ
۴۔ ضلع سرگودھا	حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نور میڈیکل ہال سرگودھا۔
۵۔ ضلع لائلپور	چوہدری غلام دستگیر صاحب لائل پور

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ بھٹہ "ج" کا حساب کتاب ہو رہا ہے اور اس میں کچھ اختلاف ہے۔ احباب نے اس بھٹہ کی امانت کے حساب میں بابت قیمت خشت پختہ رقوم جمع کرائی ہوئی تھیں۔ اور بعض دوستوں نے خشت پختہ ادھار لی تھی۔ جن کی ادائیگی تاحال نہیں ہوئی۔ اس لئے بذریعہ اعلان سب دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ۵ ار دسمبر ۱۹۵۳ء تک احباب حسب ذیل اطلاع سے مشکور فرمائیں۔

(۱) جو رقم دوستوں نے بابت قیمت خشت پختہ جمع کرائی ہے۔ رسید نمبر اور تاریخ سے مطلع کرنا ضروری ہو گا

(۲) جن دوستوں نے ابھی تک ادھار لی ہوئی اینٹوں کی قیمت ادا نہیں کی۔ اس کی مکمل تفصیل۔

(۳) جس دوست کو اپنے حساب میں کچھ غلط فہمی ہو وہ نظارت ہذا سے خط و کتابت کریں۔

تاریخ مذکورہ تک جن دوستوں کا جواب موصول نہ ہوا۔ تو نظارت ہذا ان کے حساب کی ذمہ دار نہ ہو گی۔ اور ٹھیکیدار صاحب کے دیئے ہوئے حساب کو صحیح تصور کیا جائے گا۔

(قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ ضلع جھنگ)

گمشدہ رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۲۵۸۶ جس کی اکتالیس رسیدات کاٹی ہوئی ہیں۔ سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۱۶ ضلع سرگودھا سے مورخہ ۲۲ ش ۵۳ کو گم ہو گئی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مذکورہ بالا گم شدہ رسید بک نمبر ۲۵۸۶ پر کسی کو کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اور اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے۔ تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے۔

(نظارت بیت المال)

تلاش گمشدہ

میرا بھائی عبدالحمید عمر ۱۱، ۱۲ سال رنگ سفید گندمی چار خانہ قمیض نیکر زرد یا جامہ پاؤں میں کینوس بوٹ اور ایک بڑ سلیٹی رنگ کا پہنا ہوا ہے مورخہ ۲ سے کہیں چلا گیا ہے گھر کے تمام افراد بے چین ہیں۔ سرگودھی صاحب دیکھیں تو فوراً ذریعہ اطلاع دیں۔ (ماسٹر محمد عبداللہ ...)

پتہ درکار ہے

زہرہ بیگم و ناصرہ بیگم دختران چوہدری نور احمد صاحب بی۔ اے بی ٹی ٹکو دری کے پتہ جات درکار ہیں۔ اگر وہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی واقف کار پڑھیں تو ذیل کے پتہ پر مطلع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیویں۔ بیگم چوہدری دوست محمد خان صاحب مرحوم ایم اے۔ بی۔ ٹی شادمان روڈ جڑانوالہ ضلع لائلپور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے نام ضروری ارشاد

(۱) "اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا ثواب بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے"۔

(۲) "میں جب تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جلنے والے جانتے ہیں۔ کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہوتے ہیں"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری یادداشت:۔

امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں۔ دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرتے وقت امانت تحریک جدید کے الفاظ ضرور یاد رکھیں۔

امانت دہندگان کی سہولت کے لئے:۔

لاہور یا کراچی دوست تحریک جدید کی رقوم نیشنل بنک آف پاکستان کراچی۔ لائیڈز بنک لاہور یا حبیب بنک لاہور میں جمع کرا سکتے ہیں۔ بنک کی رسید ہمیں بھجوا دیں۔ تو ہم ان کے حساب میں رقم جمع کر لیں گے۔

مزید تفصیل معلوم کرنے کے لئے دفتر امانت تحریک جدید ربوہ سے خط و کتابت کریں۔

(دفتر امانت تحریک جدید ربوہ)

الشرکۃ الاسلامیہ کے حصص خریدنے والوں کی خدمت میں گذارش!

جن احباب نے الشرکۃ الاسلامیہ کے حصے خریدے ہیں۔ اگر ان میں کوئی صاحب ایسے ہیں۔ جنہیں ان کی ادا کردہ رقم کی رسید نہیں ملی۔ تو وہ دفتر ہذا کو لکھ کر رسید حاصل کریں۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور مولوی محمد عطاء اللہ صاحب نے جو رسیدات جاری کی ہیں۔ وہ دفتر ہذا کی رسیدات سمجھی جائیں۔ ابتداء میں الگ رسیدات طبع نہیں ہوئی تھیں۔ اس لئے جس دوست کو رسید نہ ملی ہو۔ وہ اب دفتر میں اطلاع دے کر رسید حاصل فرمائیں۔ نیز اس دفتر کو الشرکۃ الاسلامیہ ہی کے متعلق تحریر فرمائیں۔ اور ریلجس پبلشنگ کارپوریشن دوسری کمپنی ہے۔ جس کا تعلق تحریک جدید سے ہے۔

(انچارج صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص مقصد کے ماتحت قائم کیا ہے اور ہزاروں ہزار لوگ جو اپنے ضروری کاروبار کو چھوڑ کر محض خوشنودی خدا کی خاطر جلسہ سالانہ پر آتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ کا مہمان قرار دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب صرف ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس قلیل عرصہ میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور افراد جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنا اپنا چندہ جلد سے جلد ادا کر دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے سہولت ہو سکے۔

عموماً یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دوست اس چندہ کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے سلسلہ کو کافی زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے ملتمس ہوں کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے جلد سے جلد اور با شرح ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور جو دوست اپنا چندہ باشرح ادا فرمائیں۔ ان کی اسم وار فہرست حضور کو لفافہ کے ارسال فرمائیں۔ تاکہ ایسے دوستوں کے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی تحریک کی جا سکے۔

عہدہ دار احباب اس اعلان کو بار بار جماعت کے دوستوں کو سناتے رہیں۔ اور اپنی جماعت کے محصل صاحبان کو تاکید فرمائیں۔ کہ وہ افراد جماعت احمدیہ سے جلسہ سالانہ کے چندہ کی وصولی کے لئے پوری جدوجہد سے کام لیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تحقیقاتی عدالت میں سردار عبدالرب نشتر کے بیان کا بقیہ حصہ

لاہور ٢٧ نومبر۔ سردار عبدالرب نشتر نے چیف جسٹس محمد منیر اور مسٹر جسٹس ایم آر کیانی پر مشتمل فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں کہا کہ میں قانون ساز اسمبلی میں "قائداعظم کے اس ارشاد سے اتفاق کرتا ہوں۔ کہ کوئی شخص خواہ اس کا کسی فرقے سے تعلق ہو۔ اس کا رنگ کچھ بھی ہو۔ وہ کسی بھی ذات یا عقیدے کا ہو۔ اگر اول اور آخر پاکستان کا شہری ہو۔ تو اس کے حقوق اور اس کی ذمہ داریاں مساوی ہوں گی۔ پنجاب کے سابق گورنر اور مرکز کے سابق وزیر سردار عبدالرب نشتر نے کہا۔ کہ ہم نے غیر مسلموں سے مساویانہ سلوک کر کے درحقیقت اسی ارشاد پر ہی عمل کیا ہے۔ عدالت نے بیان کے ان حصوں کی اشاعت روک دی ہے جن کا تعلق حکومت کے معاملات سے ہے۔ بیان کے جو حصے اس ضمن میں نہیں آتے۔ ان کے ایک حصے کی اشاعت کی اجازت دی گئی تھی۔ اسی طرح کے باقی حصوں کی اشاعت کی اجازت دی گئی ہے۔ سردار عبدالرب نشتر نے کہا۔ کہ ریاست کی بنیاد اگر قرآن اور سنت پر ہوئی۔ تو احمدیوں اور غیر مسلموں کو اپنے عقائد کی اعلانیہ طور پر تبلیغ کرنے کی اجازت ہوگی۔

انہوں نے کہا۔ کہ بنیادی حقوق میں اس کے متعلق ایک دفعہ پہلے ہی موجود ہے۔ عدالت نے ان کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی۔ کہ عدالت میں بیان دینے والے تمام علماء نے تقریباً متفقہ طور پر کہا تھا۔ کہ اقلیتوں کو اس کی اجازت نہیں ہوگی۔ سردار صاحب نے کہا کہ میں دستور ساز اسمبلی کے ایک رکن کی حیثیت سے بات کر رہا ہوں۔ اور اسمبلی نے ہر شخص کو یہ بنیادی حق دیا ہے۔

سردار عبدالرب نشتر کے بیان کے مطابق پاکستان میں غیر مسلموں کی حیثیت ذمیوں کی نہیں بلکہ معاہدین کی ہوگی۔ کیونکہ وہ لوگ مفتوح نہیں ہیں۔

احمدیوں کے جلسے:۔ سردار عبدالرب نشتر نے کہا۔ کہ جس وقت میں پنجاب کا گورنر تھا۔ یہ بات میرے علم میں لائی گئی۔ کہ احمدی بھی عام جلسے کر رہے ہیں۔ جس میں وہ اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ درست ہے۔ کہ اگست ۱۹۴۶ء سے پہلے مسلم لیگ نے بھی راست اقدام شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ راست اقدام پُرامن بھی ہو سکتا ہے۔ میری رائے میں مطالبات کی نوعیت سیاسی بھی تھی۔ اور مذہبی بھی۔

سوال:۔ ہمارے سامنے کہا گیا ہے۔ کہ تینوں مطالبات قرارداد مقاصد اور بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ کیا آپ کو اس بات سے اتفاق ہے؟ جواب:۔ میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ ان میں سے کوئی مطالبہ قرارداد مقاصد یا بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات سے پیدا نہیں ہوتا۔

تعلیمات اسلامی بورڈ کے اراکین نے زور اس بات پر دیا تھا۔ کہ نئے دستور میں چونکہ اقلیتوں کی نمائندگی کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس لئے احمدیوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور ان کی علیحدہ نمائندگی کا انتظام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے اعتقادات کے باعث انہیں مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا۔ سوال:۔ جب آپ پنجاب کے گورنر تھے۔ تو کیا آپ کا یہ خیال تھا۔ کہ حکومت اگر پاکستان کے عوام کو احراریوں کا ماضی یاد دلا دے تو وہ پاکستان میں ہمیشہ کے لئے ذلیل ہو جائیں گے۔

جواب:۔ جی ہاں۔ میری یہ رائے تھی۔ مسلم لیگ اگر احرار کے خلاف پراپیگنڈا کرے۔ اور پاکستان کے عوام کو احرار کا ماضی یاد دلا دے۔ تو احرار ہمیشہ کے لئے ذلیل ہو جائیں گے۔

سردار نشتر نے کہا۔ کہ میرا یہ خیال نہیں ہے۔ کہ ریاست کی بنیاد اگر قرآن اور سنت پر ہو۔ تو حکومت کا یہ فرض [illegible] ہوگا۔ کہ وہ یہ اعلان کرے۔ کہ کونسا شخص یا کونسی جماعت مسلمان ہیں یا نہیں۔ سوال:۔ کیا آپ کا عقیدہ ہے۔ کہ کوئی مہدی یا مسیحا آئیگا؟ جواب:۔ میں نے اس سوال کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ لیکن جس مکتب خیال کی میں پیروی کرتا ہوں۔ وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے۔ سوال:۔ کوئی شخص اگر غلطی سے لیکن دیانتداری کے ساتھ کسی کا یہ دعویٰ تسلیم کرلے۔ کہ وہ مہدی یا مسیحا ہے۔ تو آپ کے مکتب خیال کے مطابق وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیگا؟ جواب:۔ میں اس کے متعلق یقین سے نہیں کہہ سکتا۔

میرے عقیدے کے مطابق کوئی شخص مرزا غلام احمد صاحب کو دیانتداری کے ساتھ پیغمبر مانتا ہے۔ تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ اس سوال پر اختلاف رائے ہے۔ اگر کسی اسلامی ریاست میں ایسا شخص سزائے موت کا مستوجب ہوگا یا نہیں۔

پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی کی جرح پر سردار عبدالرب نشتر نے کہا۔ کہ کانفرنس سے میری مراد کابینہ کے اراکین کا ایسا جلسہ ہے۔ جس میں بعض صوبائی نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ چودھری ظفر اللہ خان ٢٦ فروری کو پاکستان سے باہر تھے۔ اور مسٹر فضل الرحمٰن بھی ٢٦ فروری کی شب کی کانفرنس میں نہیں آئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میرا خیال ہے۔ کہ تمام دوسرے اراکین موجود تھے۔ ٦ مارچ کو بھی کابینہ کا ایک اجلاس ہوا تھا۔ جس میں چودھری ظفر اللہ خاں بھی موجود تھے۔ اور میں بھی موجود تھا۔ میں ٢٧ فروری اور ٦ مارچ کے درمیان لاہور آیا تھا۔ اور مسٹر دولتانہ کے ساتھ تین یا چار روز تک قیام کیا تھا۔ جیسا کہ پہلے سے طے تھا۔ میں ٢٦ کو آنے والا تھا۔ لیکن مجھ سے ٢٦ کو کراچی میں ٹھیرنے کے لئے کہا گیا۔ میرے دورے کا پروگرام کئی ہفتے قبل تیار کر لیا گیا تھا۔

سوال:۔ جب آپ مسٹر دولتانہ کے مہمان تھے۔ تو کیا آپ نے انہیں بتلایا تھا۔ کہ ٢٦ اور ٢٧ فروری کے جلسوں میں کیا ہوا تھا؟ جواب:۔ مجھے یاد نہیں۔ سوال:۔ کیا انہوں نے آپ سے پوچھا تھا۔ کہ ان جلسوں میں کیا فیصلہ کیا گیا تھا؟ جواب:۔ مجھے یاد نہیں۔

تحقیقاتی عدالت میں محکمہ اسلامیات کے ڈپٹی سکریٹری مسٹر ابراہیم علی چشتی کا بقیہ بیان

لاہور ٢٧ نومبر۔ محکمہ اسلامیات کے ڈپٹی سکرٹری مسٹر ابراہیم علی چشتی نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں جمعہ کے روز گواہی دیتے ہوئے بتایا۔ کہ ان کے نزدیک شیعہ خارجی اور چکڑالوی سبھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسٹر چشتی کی گواہی کا ابتدائی حصہ گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں آچکا ہے۔ باقی کا حصہ درج ذیل ہے:۔ سوال:۔ وہ کونسے قبائل تھے۔ جن میں شیعہ سنی اختلافات سب سے پہلے پیدا ہوئے؟ جواب:۔ بنو ہاشم اور بنو سفیان۔ سوال:۔ کیا بنو امیہ قبیلہ قریش کی ایک شاخ تھے؟ جواب۔ ہاں۔

مسٹر ابراہیم علی چشتی نے اس مرحلے پر تسلیم کیا۔ کہ حضور رسول اکرم کی پیدائش سے پہلے ہی ہاشمیوں اور امویوں میں اختلافات تھے۔ سوال:۔ یہ اختلافات اسلام سے کتنے عرصہ پہلے سے تھے؟ جواب:۔ میں اس عرصہ کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سوال:۔ کیا شیعہ سنی جھگڑے میں حصہ لینے والے گروہ ہاشمی اور اموی ہی نہ تھے۔ جواب:۔ ہاں۔ وکیل نے جب اپنی جرح پھر شروع کی۔ تو مسٹر چشتی نے بتایا۔ کہ شیعوں اور سنیوں کے مشترکہ اجلاس امن و قانون کے مسئلہ کی حیثیت سے منعقد کرائے جاتے تھے۔ کیا آپ نے امن و قانون کے مسئلہ کی حیثیت سے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مشترکہ اجلاس منعقد کرانا ضروری نہیں سمجھا؟ جواب:۔ میں نے ایسا اجلاس بھی ضروری تو سمجھا تھا۔ لیکن اس وقت صورت حال کچھ ایسی تھی۔ کہ اس کا انعقاد ممکن نہیں تھا؟ جواب:۔ بورڈ کے ارکان میرے ملازمت میں آنے سے پہلے ہی نامزد ہو چکے تھے۔ چونکہ اس میں کوئی احمدی نمائندہ نہیں تھا۔ اس لئے اس مقصد سے بورڈ کا اجلاس کرانا بے کار ہوتا۔ سوال:۔ کیا آپ یہ تجویز پیش نہیں کر سکتے تھے۔ کہ احمدیوں کا بھی کوئی نمائندہ اس بورڈ میں لیا جائے۔ کیونکہ یہ معاملہ بھی امن و قانون سے تعلق رکھنے والا تھا؟ جواب:۔ ایسی سکیم پیش کرنے میں پہل کرنا میرے فرائض میں شامل نہیں تھا۔ سوال:۔ کیا وہ سکیم جو آپ کے قول کے مطابق ہوم سکرٹری نے تجویز کی۔ صرف شیعہ سنی جھگڑوں تک محدود تھی؟ جواب:۔ جی ہاں۔ سوال:۔ کیا ایک مفید تجویز پیش کرنے میں آپ کی کوتاہی محض اس وجہ سے نہ تھی۔ کہ آپ کے مذہبی معتقدات احمدیوں کے خلاف تھے؟ جواب:۔ مجھے یہ سن کر دکھ ہوتا ہے۔ کہ مجھ سے ایسا سوال کیا جا رہا ہے؟

"شیعہ کافر ہیں"

مسٹر ابراہیم علی چشتی نے اس مرحلے پر کہا۔ میرے نزدیک شیعہ فرقہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جب عدالت نے مسٹر ابراہیم علی چشتی سے پوچھا۔ کہ وہ شیعوں کو کس بناء پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ اس سوال کا جواب دیتے وقت میرے خیال میں شیعہ کی اصطلاح ان لوگوں کے لئے ہے جن کے نزدیک نبوت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت علی دونوں میں مشترک تھی۔ مسٹر چشتی نے کہا۔ یہی وہ بڑا سبب ہے۔ جس کے باعث میں شیعوں کو کافر سمجھتا ہوں۔ عدالت نے جب ان سے اپنے نظریہ کے دوسرے اسباب بیان کرنے کو کہا۔ تو انہوں نے جواب میں کہا۔ بعض شیعوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ قرآن کریم موجودہ صورت میں نامکمل ہے۔ سوال:۔ اگر آپ میں اور شیعوں میں صرف یہی فرق ہو۔ کہ وہ دوازدہ ائمہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو کیا پھر بھی آپ انہیں کافر قرار دیں گے۔ جواب:۔ اس صورت میں وہ مسلمان ہوں گے۔ خواہ وہ حضرت علیؓ کو دوسرے خلفاء پر فرداً فرداً ترجیح ہی کیوں نہ دیں۔ سوال۔ کیا آپ انہیں اس وقت بھی مسلمان سمجھیں گے۔ جب یہ لوگ یہ عقیدہ اختیار کریں کہ ہمارے رسول اکرمؐ کے بعد حضرت علیؓ ہی خلافت کے دعوے دار تھے؟

جواب سے گریز

مسٹر ابراہیم علی چشتی نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ سوال۔ ان حالات میں اگر اہل السنۃ والجماعۃ میں سے کوئی شخص اپنا مذہب ترک کر کے شیعیت کے اس عقیدے کا پیرو ہو جائے۔ جو آپ کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے مترادف ہے۔ تو کیا ایسا شخص مرتد ہوگا؟ جواب۔ یہ سوال اتنے زیادہ مفروضوں پر مشتمل ہے کہ اس کا سیدھا سادہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ سوال۔ اس میں کون کون سے مفروضے شامل ہیں۔ یہ سوال تین بار پڑھ کر سنایا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ ان سے صرف یہی پوچھنا مقصود ہے کہ اگر کوئی سنی شخص ان معنوں میں شیعہ بن جاتا ہے کہ گواہ کے خیال میں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے تو کیا وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ لیکن گواہ نے ادھر ادھر کی باتوں کے ذریعہ سے گریز کا وہ انداز اختیار کیا۔ جس سے واضح ہوگیا۔ کہ وہ اس سوال کا جواب دینے پر آمادہ نہیں۔ (باقی دیکھیں مسلسل صفحے پر)

* سوال:۔ کیا مسٹر دولتانہ نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ انہیں کوئی انتہائی خفیہ تار ملا تھا۔ (ضمیمہ او دستاویز ڈی۔ ای (٢١) جواب نہیں۔ سوال:۔ کیا اس ضمیمہ کا ذکر کابینہ کے ٦ مارچ کے اجلاس میں کیا گیا تھا؟ جواب:۔ مجھے یقینی طور پر یاد نہیں ہے۔

روس اور بھارت کے درمیان تجارتی معاہدہ

نئی دہلی ٢ دسمبر۔ روس اور بھارت کے درمیان آج یہاں تبادلہ اشیاء کے ایک پانچ سالہ معاہدہ پر دستخط کئے گئے۔ جس کے ماتحت باہمی مفاد کے لئے جنس کے بدلے جنس کی تجارت بڑھائی جائیگی۔

س :۔ کیا کوئی سنی خمصر بننے پر مرتد ہو جاتا ہے؟ مسٹر چشتی نے اس سلسلے پر بھی غلط مبحث کے مرتکب ہوئے۔ سوال کا جواب نہ دیا۔

س :۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ آپ کو اس وقت کے گورنر مسٹر عبد الرب نشتر نے ڈپٹی سیکرٹری مقرر کیا تھا؟ کیا آپ کا تقرر بعض سفارشات کا نتیجہ تھا یا انہوں نے آپ کو ملاقات کے بعد اس عہدہ پر مقرر کیا؟ ج :۔ میرے تقرر سے پہلے انہوں نے مجھ سے کئی بار ملاقات کی۔ لیکن تقرر کی رسمی کارروائی مناسب طریقے پر ہی عمل سے ہوئی۔

عدالت نے مسٹر طاہر ابراہیم علی چشتی سے پوچھا کیا خارجی دائرہ اسلام میں شامل ہیں؟ مسٹر چشتی نے جواب دیا نہیں۔ چکڑالویوں کے متعلق بھی ان کا جواب یہی تھا۔

مسٹر چشتی نے بتایا کہ وہ اہل حدیث نہیں ہیں۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے وکیل مسٹر فتح محمد نے ان پر جرح کرتے ہوئے پوچھا۔ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ نے مسٹر یعقوب خان کو صرف ایک مرتبہ تقریر کرنے کو کہا تھا۔ اور وہ بھی اس وقت جب مجلس عمل اپنا الٹی میٹم دے چکی تھی؟

مسٹر چشتی نے جواب میں کہا مجھے معلوم نہیں لیکن صورت حال فائل سے ظاہر ہو جانی چاہیئے۔

س :۔ ازراہ کرم ریکارڈ دیکھ کر وہ تاریخ بتایئے جب آپ نے مسٹر یعقوب خان کو ربوہ میں تقریر کرنے کے لئے کہا تھا۔ ج :۔ ۱۹ جنوری کو :۔

س :۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ نے مسٹر یعقوب خان کا انتخاب ایک خاص مرحلے پر اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے کیا۔ کیونکہ اس سے پہلے آپ کا تمام تر انتخاب غیر احمدیوں تک محدود تھا۔ سو اس میں آپ ایسے لوگوں کو بھی منتخب کر رہے تھے جو احمدیوں کے خلاف تحریک میں شامل تھے؟

ج :۔ یہ خیال جھوٹ اور بد اندیشی پر مبنی ہے۔

اس کے بعد مجلس عمل کے رکن مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش نے مسٹر چشتی پر جرح کی۔ مسٹر چشتی نے بتایا کہ مولانا ابو الحسنات کو ۱۹۵۱ء میں بورڈ کا رکن بنایا گیا تھا۔ گواہ نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ مولانا محمد بخش مسلم اور مولانا غلام محمد ترنم کو جب بورڈ میں لیا گیا۔ تو وہ مجلس عمل کے رکن مقرر نہیں ہوئے تھے۔

س :۔ کیا ان حضرات کے مجلس عمل کا رکن بن جانے کے بعد آپ کو مرکزی یا صوبائی حکومت سے کوئی ہدایت موصول ہوئی۔ کہ ان کی سرگرمیاں قابل اعتراض ہیں اور ان کا خاتمہ ہونا چاہیئے؟ ج :۔ نہیں۔ کبھی نہیں

س :۔ اگر آپ ان لوگوں کو جو بعد میں مجلس عمل کے رکن بنے یہ بتا دیتے کہ آپ انہیں محکمہ ضروریات کے لئے صرف اسی صورت میں ملازمت رکھ سکتے ہیں جب وہ دوسری مذہبی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔ کیا آپ کا خیال ہے۔ کہ وہ ملازمت پر آمادہ ہو جاتے؟ ج :۔ میں ان کی طرف سے کچھ کس طرح کہہ سکتا ہوں جس وقت انہیں پیش کش کی گئی ان پر واضح کر دیا گیا تھا کہ ہمارے محکمے کی پالیسی مختلف فیہ مسائل میں الجھنا نہیں ہے جب تک اس پالیسی پر عمل ہوتا رہا محکمہ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔

دی۔ کہ وہ اور کیا کچھ کرتے ہیں۔

س :۔ کیا شیعہ سنی بورڈ محکمے کے بورڈ سے مختلف نہیں تھا؟ ج :۔ ہاں شیعہ سنی بورڈ ہوم سیکرٹری نے تشکیل دیا تھا۔ شیعہ سنی بورڈ کا اجلاس منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ذوالجناح اور تعزیہ کے جلوس پر جھگڑے کے امکانات ختم کئے جا سکیں۔

س :۔ اسلام اور معاشی اصلاحات کے کتنے نسخے آپ کے محکمے نے خریدے

جواب :۔ یہ ریکارڈ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔
سوال :۔ میں آپ سے یہ کہتا ہوں۔ کہ آپ نے اس کے ایک ہزار نسخے خریدے۔ جواب :۔ ہو سکتا ہے۔ یہ صحیح ہو۔

عدالت نے مسٹر چشتی سے یہ بتلانے کو کہا۔ کہ ان کے لئے کتنی رقم ادا کی گئی تھی۔ مسٹر چشتی نے کہا۔ یہ بھی ریکارڈ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

مولانا داؤد غزنوی :۔

سوال :۔ مولانا داؤد غزنوی نے عدالت میں کہا تھا۔ آپ نے انہیں ٹیلیفون پر یہ دعوت دی۔ کہ وہ بھی دوسرے علماء کی طرح تقریریں کریں۔ جس کا معاوضہ انہیں سو روپیہ فی تقریر دیا جاوے گا۔ حالانکہ معاوضہ کی عام شرح بیس روپے فی تقریر ہے۔ لیکن انہوں نے آپ کی پیشکش قبول کرنے سے اس بنا پر انکار کر دیا۔ کہ حکومت نے فنڈز کا غلط استعمال کیا ہے۔ کیا مولانا داؤد غزنوی کا یہ بیان درست ہے؟ جواب :۔ پیشکش کی گئی تھی۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ انہیں سو روپیہ فی تقریر کے حساب سے معاوضہ دینے کو کہا گیا تھا۔ کیونکہ ایسے مقرروں کے لئے جو اسمبلی کے رکن ہوں۔ معاوضہ کی یہی شرح تھی۔ مولانا نے صاحب فراش ہونے کی وجہ بیان کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ تاہم انہوں نے کہا تھا جونہی انہیں آرام آ گیا۔ وہ اس پیشکش کو قبول کر لیں گے
سوال :۔ کیا مولانا داؤد غزنوی نے آپ کے محکمہ پر معترض تھے؟ جواب :۔ نہیں۔ عدالت میں شہادت دینے سے قبل انہوں نے کبھی اعتراض نہیں کیا۔ سوال :۔ کیا مولانا داؤد غزنوی نے آپ کے محکمے سے کبھی کسی مالی منفعت کا مطالبہ کیا۔ یا اسکی توقع رکھی؟ جواب :۔ وہ ایک بار سکرٹری کی سفارش کے ساتھ میرے پاس یہ تجویز لے کر آئے کہ وہ قرآن کریم کی ایک لغات مرتب کریں گے۔ جس کے لئے انہیں دس ہزار روپیہ دیا جائے۔ میں نے انہیں اس تجویز پر عمل کے خلاف مشورہ دیا۔ اور سیکرٹری نے میرا مشورہ قبول کر لیا۔ سوال :۔ کیا آپ کا خیال ہے۔ کہ دس ہزار روپیہ اس کام کے لئے بہت زیادہ تھا۔ جواب :۔ جہاں تک اس روپیے کے بدلے میں موزوں کام کرنے کی صلاحیت کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں یہ رقم بہت زیادہ تھی۔

مسٹر دولتانہ کی طرف سے ان کے وکیل مسٹر یعقوب علی خاں نے مسٹر ابراہیم علی چشتی پر جرح کی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میں ڈپٹی سکرٹری اس معنی میں تھا۔ کہ میر نور احمد بورڈ آف اسلامیات کے سیکرٹری تھے۔ اور میں اس بورڈ کا ڈپٹی سکرٹری۔

لندن ۳ دسمبر۔ برطانوی حکومت سے مشرقی افریقہ کے علاقہ یوگنڈا کی کونسل نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہاں کے جلاوطن بادشاہ کو فوراً واپس بھیجا جائے۔ آج برطانوی پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر اسٹیلی نے علاقہ یوگنڈا کے بادشاہ کو جلاوطن کرنے کے سلسلے میں ایک تحریک ملامت پیش کی۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ وزیر نوآبادیات کو فوراً مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

اگر مذہبی بنیاد پر قائم مطالبات مان لئے جاتے تو اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر سے امریکہ میں پاکستان کی قدر و منزلت بڑھ گئی تھی

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں خواجہ ناظم الدین کا بیان

لاہور یکم دسمبر۔ کل خواجہ ناظم الدین سابق وزیر اعظم پاکستان نے تحقیقاتی عدالت میں بیان کیا۔ کہ احمدیوں کے خلاف تحریک کا مقابلہ اگر فیلم ان کے سوال پر شہ کیا جاتا۔ تو صورت حالات دس گنا زیادہ خراب ہو جاتی آپ نے کہا۔ کہ ایسی صورت میں حکومت کامیاب نہ ہو سکتی۔ میں پشاور سے ہر روز گورنر اور وزیر اعلیٰ ٹیلی فون پر حکومت سے بات چیت کیا کرتے تھے۔

اس کے علاوہ وہ روزانہ دو دفعہ یہ درخواست کیا کرتے تھے۔ کہ حکومت پنجاب پر زور دیا جائے۔ کہ وہ صوبہ سرحد میں رضاکاروں کو داخل ہونے سے روکے۔
خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ میں یہ بیان پوری ذمہ داری کے ساتھ دے رہا ہوں۔ سابق وزیر اعظم پاکستان نے کہا۔ کہ خان عبد القیوم خان نے صوبہ سرحد میں صورت حالات پر قابو پانے کے لئے وہی کچھ کیا جو مسٹر دولتانہ نے ہر مارچ کو کیا تھا۔

خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے کہا تھا۔ کہ میں اس مطالبے کا حامی ہوں کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دے دیا جائے۔ لیکن اس سے پہلے ملک میں امن قائم کرنے کا سوال ہے۔ پہلے امن قائم ہو جانے دیجئے۔ اس کے بعد میں آپ کی طرف سے اس مطالبہ کو منوانے کے لئے لڑوں گا۔ خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ کہ صوبہ سرحد اور قبائلی علاقے کو اسی طریقے سے اس جدوجہد میں شامل ہونے سے روکا گیا۔ اگر اس وقت استحقاق کی بنا پر کوشش کی جاتی تو اس طریق کار کو استعمال نہ کیا جا سکتا۔ اگر افغانستان قبائلی علاقے کو مشتعل کر دیتا تو صوبہ سرحد پنجاب اور بہاولپور سب کے سب اس جدوجہد میں شامل ہو جاتے۔

آج خواجہ ناظم الدین کی گواہی کا دوسرا دن تھا۔ اس وقت تک جماعت اسلامی۔ مجلس عمل۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور حکومت پنجاب ان پر جرح کر چکی ہے عدالت کے اجلاس کے برخواست ہوتے وقت ان پر مسٹر دولتانہ کے وکیل کی طرف سے جرح کی جا رہی تھی۔ خواجہ ناظم الدین کا بیان بند کمرے میں لیا جا رہا ہے۔ ان کے بیان میں جو چیزیں صیغہ راز میں رکھنے کے قابل ہیں۔ یا جن چیزوں کا تعلق حکومت کے رازوں سے ہے۔ عدالت نے انہیں شائع ہونے سے روک دیا ہے۔ باقی ماندہ حصول کو شائع کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ جس نے بھی مرکز پر قبضہ کرنے پر زور دیا۔ اس کی کوشش یہ تھی کہ ذمہ داری مرکز پر عائد کی جائے۔ خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ میں اس جگہ صوبائی افسروں کے خیالات کی ترجمانی نہیں کر رہا۔ میں سیاسی لیڈروں کے خیالات کا ذکر کر رہا ہوں۔ جن کا خیال یہ تھا۔ کہ مرکز کو اس معاملہ کا تصفیہ کرنا چاہیئے۔ ایسے حالات میں اگر پولیس کسی آدمی پر گولی چلاتی تو صوبائی لیڈر یہ کہہ دیتے۔ یہ مرکز کے ایما پر کیا جا رہا ہے۔ اگر اس کے نتیجہ میں مرکزی حکومت کا تختہ اُلٹ جاتا تو صوبائی حکومت عوام سے کہہ دیتی۔ کہ صوبائی حکومت تحریک میں عوام کی حمایت کرتی چلی آ رہی ہے

عدالت نے سوال کیا۔ کہ اگر عوام کے مطالبات منظور کر لئے جاتے۔ تو اس کا نتیجہ کیا نکلتا۔ خواجہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہوتا۔
حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت ایسا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی تھی۔ اس قسم کے فیصلے کا تعلق آئین ساز اسمبلی سے تھا۔ اگر مذہبی بنیاد پر قائم شدہ مطالبات مان لئے جاتے، تو یہ اقدام اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے کی دعوت دینے کے مترادف ہوتا۔ کیونکہ جس شخص کو اس جگہ کافر قرار دے رہے تھے۔ وہ دوسرے ملکوں کو خصوصاً مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں پھر بھی مسلمان کہلاتا آپ سے پوچھا گیا۔ کہ جب سرکاری افسروں نے مطالبات کو بالکل مسترد کر دینے کا مشورہ دیا تھا۔ کیا اس وقت انہیں افسروں کی تجویز کے مطابق اعلان کیا گیا تھا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ میں نے اندازہ لگایا تھا۔ کہ اگر مطالبات کو مسترد کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا تو بے شمار بے گناہ لوگ موت کا شکار ہو جائیں گے جو دیانتداری کے ساتھ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کے لئے موت شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔ میں کوئی ایسی پوزیشن اختیار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جس کے نتیجے پر مسلمانوں کی بڑی تعداد گولیوں سے بھن جاتی۔ تحریک کو دبایا جا سکتا تھا۔ امن بحال کیا جا سکتا تھا۔ لیکن کس کے مصرف پر؟ اگر کسی شخص میں ذرہ بھر بھی ذمہ داری کا احساس ہو۔ تو وہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھاتا۔ جس کی وجہ سے ناحق خونریزی ہو۔ اگر میری کوشش کے باوجود کوئی خونریزی ہوئی ہے۔ تو میں خدا کے سامنے اس کا جواب دہ نہیں ہوں گا۔ اگر میں جارحانہ اقدام کرتا۔ اور ملک کو مذہبی جنگ کی آگ میں دھکیل دیتا۔ تو میرا یہ اقدام بے حد قابل مذمت ہوتا
خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ میں نے کبھی یہ نہیں کہا تھا۔ کہ اگر چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو وزارت سے ہٹا دیا جائے۔ تو امریکہ پاکستان کو اناج کا ایک دانہ بھی نہیں دیگا۔

میں نے معترضوں کو یہ جواب دیا تھا۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں کی برطرفی گندم کو جلد حاصل کرنے کی راہ میں حکومت پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کر دیگی۔ کیونکہ بھارت کو بھی اس سلسلہ میں بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ بھارت نے بڑا روپیہ خرچ کیا تھا۔ اور پروپیگنڈا کیا تھا۔ پھر بھی غلہ حاصل کرنے میں بڑی دیر لگ گئی تھی ہمیں یہ تو اعتماد تھا کہ چودھری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ رہیں یا نہ رہیں۔ پاکستان کو آخر کار گندم مل جائے گی۔ لیکن ہم یہ چاہتے تھے کہ گندم بہت جلد مل جائے۔ سفارت پاکستان متعینہ امریکہ نے ہمیں اطلاع دی تھی۔ کہ یہ کام آسان نہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔ اور زمین ہموار کرنی پڑے گی۔ تا کہ مخالفت رفع کی جا سکے۔ ہمیں یہ بھی خطرہ تھا۔ کہ بھارت اس سلسلے میں رکاوٹیں پیدا کرے گا۔ لیکن میں نے معترضوں سے کہا تھا۔ کہ اگر اس وقت ہم نے چودھری ظفر اللہ خاں ✱

✱ کو برطرف کر دیا۔ جن کی امریکہ میں بڑی عزت کی جاتی ہے۔ تو اس سے ہمارے لئے بڑی مشکل پیش آئیگی۔ چودھری صاحب نے سان فرانسسکو کے معاہدہ کے وقت جو تقریر کی تھی۔ اس کی وجہ سے امریکہ میں پاکستان کی قدر و منزلت بہت بڑھ گئی تھی۔

ضروری اعلان

چودھری قمر الدین صاحب سابق مینجر اشتہارات اپنی ڈیوٹی پر نہیں ہیں۔ اس لئے دفتر ہذا کی طرف سے وہ کسی قسم کا لین دین یا معاہدہ کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ معزز مشتہرین سے التماس ہے۔ کہ وہ براہ راست دفتر ہذا سے یا دفتر ہذا کے مستند کارکن سے معاملہ فرمائیں۔ جس کے پاس سند کے طور پر دفتر ہذا کے مطبوعہ فارم پر دفتر کی مہر کے ساتھ اختیار نامہ ہو۔ اور کوئی ادائیگی خواہ وہ سابقہ ہو یا آئندہ کے لئے بغیر دفتر کی مطبوعہ رسید کے نہ فرمائیں۔ ورنہ دفتر ہذا پر ذمہ داری نہ ہوگی۔

(مینجر)